دور حاضر اور رزق حلال کے راستے میں حائل رکاوٹیں اور انکا حل

عاصمہ ملانو (پاکستان)

اشاریہ:
جو شخص بھی اپنی زندگی کو قرآنی تعلیمات پر استوار کرے تو قرآنی تعلیمات کی عنایت سے اسکی دنیاوی زندگی ہر بدی سے پاک اور شرافت مندانہ ہوگی اور اخروی زندگی بھی خشگوار ہوگی۔ کیونکہ قرآن فقط راہ حق کی رہنمائی نہیں کرتا بلکہ منزلِ مقصود پر پہنچنے تک انسان کے ہمراہ بھی رہتا ہے۔

لیکن وہ افراد ہی قرآن کی ہدایتوں سے بہرہ مند ہو سکتے ہیں جو خدا کی پرواہ کریں اور جنکی روح نصیحت قبول کرے اور وہ تعلیماتِ قرآن پر عمل کریں ہر شخص اپنے عمل کا گروی ہے یعنی ہر شخص اپنے کردار کی قید میں بند ہے۔ انسان کا وہی وزن ہوگا جو اسکے عمل کا ہوگا کیونکہ اس دنیا میں جو کچھ موجود ہے عمل اور رد عمل کا نتیجہ ہے۔ اسلام نے عمل (کام) کو عبادت قرار دیا ہے لیکن کام کے ساتھ صالح کی شرط لگا دی ہے عملِ صالح عبادت ہے اسی طرح حصول رزق کے لئے کام و کوشش کرنا بھی عبادت ہے لیکن جب جائز طریقے سے رزق حاصل کیا جائے رزق حلال کے لیے کام کرنا نہ فقط عبادت ہے بلکہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ حصول رزق حلال کے لئے کوشش کریں۔ لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ موجودہ زمانے میں رزق حلال کے راستے میں بہت سی رکاوٹیں ہیں اگر انسان ان رکاوٹوں سے آشنا ہو جائے تو آسانی سے انکو ختم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ رزق حلال کمانا موجودہ دور میں اس لیے مشکل لگتا ہے کہ یا تو انسان ان رکاوٹوں سے آشنا نہیں ہوتا یا انکا حل نہیں جانتا۔

بنیادی الفاظ: رزق حلال، حصول، رکاوٹیں، اسلام، قرآن۔

مقدمہ

انسان اپنی روزی کمانے کیلئے جو اور جیسی بھی محنت کرتا ہے خواہ وہ محنت جسمانی ہو یا دماغی اور اپنا پسینہ بہا کر اپنی روزی حاصل کرتا ہے۔ اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ پیشے کی حقارت مٹانے کیلئے محنت اور مزدوری کی عزت افزائی کیلئے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے خود اس کا عملی نمونہ پیش کیا۔ طلب معاش اور کسب حلال ایسا مشغلہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام اور عوام کو جمع فرمادیا۔ اس لئے کسب حلال سنت رسول سمجھ کر کرنا چاہئے۔ اس میں دنیا کی عزت بھی ہے۔ اور آخرت کی سرخروئی بھی ہے اسلئے ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف انبیاء کرام نے مختلف پیشے اپنائے مثلاً حضرت آدم ہل جوتتے، حضرت نوح بڑھئی کا کام کرتے، حضرت ادریس کپڑے سیتے، حضرت صالح تجارت کرتے، حضرت ابراہیم کھیتی باڑی کرتے۔ اسلام کے نظام معاشیات کو اپنانے میں انسانیت کا بھلا ہے ورنہ فقر و فاقہ بظاہر دولت کی فراوانی کے باوجود ختم نہیں ہو سکتا۔ اسلام نے رزقِ حلال کے حصول کو لازم قرار دیا اور ضرورت سے زائد دولت کو ناداروں پر خرچ کرنے کیلئے اصحابِ ثروّت پر زکوۃ و خیرات کو ضروری قرار دیا تاکہ معاشرہ سے زر پرستی اور ہوسِ مال میں اندھے ہو کر گردشِ دولت کے قدرتی قانون کو روک کر دیگر افرادِ معاشرہ کو اس سے بالکل محروم نہ کریں۔ اگر اس کی بر وقت اصلاح نہ کی جائے تو محتاج احساسِ محرومی کی وجہ سے دولت کے حصول کیلئے ناجائز و حرام ذرائع رزق کو اپنانے کی کوشش کریں گے۔

رزق کی اقسام

رزق کی دو قسمیں ہیں

رزق مادی بھی ہوتا ہے معنوی بھی یعنی رزق کا تعلق فقط کھانے پینے کی مادی اشیاء ہی سے نہیں ہے بلکہ ہر وہ چیز کہ انسان جسکا کمال تک پہنچنے کے لئے محتاج ہوتا ہے، رزق ہے۔ اس لئے معصومین علیہم السلام سے منقول دعاؤں میں کامل عقل، مفید علم، حلال اور فراواں مال و دولت، بلند شخصیت، نیک فرزند، ثابت و پائدار ایمان جیسی نعمتوں کو بعنوان رزق طلب کیا گیا ہے۔

اس لئے جو چیزیں مادی رزق میں رکاوٹ بنتی ہیں ان میں سے بہت سی چیزیں معنوی رزق میں بھی رکاوٹ بن جاتی ہیں لیکن یہاں ہم نے رزقِ مادی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کی رکاوٹوں کو بیان کیا ہے۔

موجودہ دور میں رزقِ حلال کے راستے میں بہت رکاوٹیں ہیں ہماری کوشش ہے کہ ان میں سے اہم اہم

رکاوٹیں اور انکا حل بیاں کریں ان رکاوٹوں میں سے چند یہ ہیں۔

رزق حلال کے راستے میں حائل رکاوٹیں اور انکا حل:

پہلی رکاوٹ: فقدان تربیت

آج ہمارے معاشرے میں بچوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم تو دلائی جاتی ہے لیکن تربیت کی طرف توجہ نہیں دی جاتی جبکہ تعلیم سے پہلے تربیت کا مرحلہ ہے کیونکہ تعلیم بچے کو تب دی جاتی ہے جب وہ چیزوں کو سمجھنے لگے لیکن تربیت ماں کے بطن سے ہی شروع ہو جاتی ہے حضور کا فرمان ہے ہر انسان کی سعادت و شقاوت اس زمانے سے شروع ہو جاتی ہے جب وہ رحم مادر میں ہوتا ہے (امینی، ۱۳۹۰: ۳۸)

یعنی اگر شروع سے اس کی تربیت صحیح کی جائے تو سعادت مند ہوگا۔ اور تربیت کا تعلق فقط بچپنے سے بھی نہیں ہے۔ بلکہ زندگی کے آخری مرحلے تک انسان تربیت کا محتاج ہے۔ اس لئے بچوں کی تربیت میں نہایت باریک بینی سے کام لینا چاہیے کیونکہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنکو ہم معمولی سمجھتے ہیں لیکن وہ بچے کے کردار اور شخصیت کا حصہ بن جاتی ہیں۔

ہم اکثر گھروں میں دیکھتے ہیں کہ جب بچہ ضد کرتا ہے کہ بھائی بہنوں کے کھلونے چاہیے تو پہلے تو ماں منع کر دیتی ہے لیکن جب بچہ رونے لگ جائے تو ماں بڑے بچے سے چھین کر چھوٹے بچے کو کھلونا دے دیتی ہے تاکہ بچہ چپ ہو جائے دیکھنے میں یہ ایک معمولی سی بات ہے لیکن یہ بات بچے کے ذھن پر یہ اثر چھوڑ جاتی ہے کہ جب کوئی چیز نا ملے تو کسی نا کسی طریقے سے اس کو حاصل کرنا ہے۔ اسی طرح یہ چیز بچے کی شخصیت کا حصہ بن جاتی ہے اور جب اسے رزق حلال کے راستے میں تھوڑی سی مشکل پیش آتی ہے تو وہ حرام کی جانب بڑھتا ہے اور جب اسے مال و دولت چاہیے ہوتا ہے تو جائز یا ناجائز طریقے سے اسے حاصل کر کے رہتا ہے۔

راہ حل:

کسی بھی برائی کو اگر ہم بلکل ختم کرنا چاہتے ہیں تو اسے جڑ سے ختم کرنا چاہیے اگر ہمیں معاشرے سے رزقِ حلال کے راستے میں حائل رکاوٹیں ختم کرنی ہیں تو پہلے ہمیں معاشرے کے ہر فرد کی تربیت پر کام کرنا ہوگا جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا کہ انسان زندگی کے آخری لمحے تک تربیت کا محتاج ہے۔ یعنی زندگی کے ہر موڑ پر تربیت کی جاسکتی ہے۔ معاشرے میں جب ایسے تربیت یافتہ افراد موجود ہونگے جو حق شناس ہو ہر چیز اپنی محنت کے ذریعے حاصل کرنے کے عادی ہو تب ہی معاشرے میں سے رزقِ حلال کے راستے میں حائل رکاوٹوں کو ختم کیا

جا سکتا ہے۔

دوسری رکاوٹ: حُب دنیا

آج ہمارے موجودہ دور میں رزق حلال کے راستے میں جو رکاوٹیں ہیں یا اسلامی اقدار اور کمالات کو آھستہ آھستہ ختم ہوتا دیکھ رہے ہیں تو اسکا سبب ہمارا مادیات کی طرف مائل ہو جانا ہے ہمیں تلاش کرنا چاہیے کہ جب انسان دنیا کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو پہلے تو مباح یا مشکوک کاموں کا سہارا لیتا ہے۔ اور اپنے کاموں کی توجیھ پیش کرتا ہے جیسے سود کو تجارت ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن جب حُب دنیا میں انسان گرفتار ہو جائے تو پھر انسان حرام کاموں سے بھی دریغ نہیں کرتا اور اس کا ھدف دنیا بن جاتی ہے اور وہ حلال یا حرام سے قطع نظر فقط دنیا کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسطرح حُب دنیا رزق حلال کے راستے کی رکاوٹ بن جاتی ہے ۔

رسول خدا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

راس کل خطیۃ حب الدنیا؛ ہر برائی کی جڑ حب دنیا ہے۔ (محمدی ری شہری، ۱۳۸۴ش، ج ۳، ص ۵۵۸)

حب دنیا ہر برائی کی جڑ بھی ہے اور رزق حلال کے راستے کی ایک بہت بڑی رکاوٹ بھی ہے مجودہ دور میں دنیا پرستی میں کم و بیش ہر انسان مبتلہ ہے آج کل چوبیس گھنٹے انسان مال دنیا کے پیچھے بھاگتا رہتا ہے ہر وقت مال حاصل کرنے کے راستے تلاش کرتا رہتا ہے ایسا انسان اگر بڑے سے بڑا گناہ کرلے تب بھی غمگیں نہیں ہوتا لیکن اگر اسے تھوڑا سا مالی نقصان پہچتا ہے تو اسکی راتوں کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں اور پھر وہ اس نقصان کو پورا کرنے کے لئے حرام ذرائع سے استفادہ کرتا ہے۔

راہ حل:

اگر ہم حُب دنیا کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے حقیقت دنیا کو جاننا ہو گا دنیا کا معنی ہے کرہ ارض، عالَم، کائنات، جھان (فیروز الغات، ص ۶۴۷) یہ دنیا کیسے قابل مذمت ہو سکتی ہے جب کہ خدا نے اسکی ہر چیز کو خیر کہا ہے (بقرہ ۱۸۰).

تا کہ سب کو معلوم ہو کہ مال بھی خیر ہے۔ مال دنیا کا حصہ ہے اور اسی دنیا کے متعلق امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

لوگ دنیا کی اولاد ہیں اور کسی کو اپنی ماں سے محبت پر ملامت نہیں کی جاتی (خود سازی، ص ۱۷) یہاں سوال یہ ہے کہ آخر کون سی دنیا قابل مذمت ہے اور کونسی دنیا خیر ہے اس سوال کا جواب یہ ہے کے جب دنیا کو

وسیلہ قرار دیا جائے خدا تک پہنچنے کا تو دنیا خیر ہے اور جب خود دنیا مقصد بن جائے تو اس وقت تمام برائیوں کی جڑ بن جاتی ہے۔

پس دنیا کو کبھی بھی ہدف نہیں بنانا اگر انسان اس بات کی طرف متوجہ ہو جائے کہ دنیا فانی ہے اور دار آخرت باقی رہنے کی جگہ ہے تو حُب دنیا ختم کرنا آسان ہو جائے گا قرآن بھی اسی طرف رہنمائی کرتا ہے ارشاد خالق ہے:

بل توثرون الحیٰوۃ الدُّنیا والاخرۃ خیر وّ ابقیٰ (سورۃ اعلیٰ آیت ۱۶۔۱۷) تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو جبکہ آخرت بھترین اور بقا والی ہے.

یادِ آخرت بھترین ذریعہ ہے حُب دنیا کو ختم کرنے کے لئے اور جب بندہ آخرت کی طرف مائل ہو جائے گا تو کبھی بھی مالِ حرام کی طرف نہیں جائے گا.

تیسری رکاوٹ: خواہشات کی زیادتی

خداوندِ عالم نے انسان کو خواہشات اور عقل کا مجموعہ بنایا ہے خواہشات انسان کی زندگی کا سب سے بڑا محرک ہیں خواہشات ہی انسان میں آگے بڑھنے کی جستجو پیدا کرتی ہیں اس لیئے خدا نے انسان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو خواہشات کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ خواہشات ہی بنیادی ضرورتوں کی فراہمی کی ضامن ہیں۔

جیسے تولید نسل انسان کی بقا کے لئے ضروری ہے تو خدا نے انسان میں جنسی خواہشات رکھی ہیں، جسم کی نشوونما ضروری ہے تو خدا نے آب ودانے کی محبت رکھی، اجتمائی زندگی انسان کی ضرورت ہے تو خدا نے انسان کو فطرتاً اجتماع پسند بنایا ہے یعنی خدا نے انسان کے اندر جذبہ اور خواہشات کو ودیعت فرما کر ایک ایسا ذخیرہ فراھم کر دیا ہے جو انسان کو اپنی ضروریات کو پورا کرنے کی طرف مائل کرتا ہے۔ لیکن یہی خواہشات جب حد سے بڑھ جائیں تو مصیبت بن جاتی ہیں اور دین اور ایمان کے ساتھ ساتھ راتوں کی نیند اور دن کا سکون بھی چھین لیتی ہیں خواہشات سب سے پہلے انسان کو یادِ خدا سے غافل بنا دیتی ہیں اور ذکر خدا سے غفلت ہر برائی کی جڑ ہے جب بندہ یادِ خدا سے غافل ہو جائے تو پھر خواہشات اسے اپنا اسیر بنا لیتی ہیں قرآن نے بھی خواہشات کی تباہ کاریوں کو انہی دو مرحلوں میں بیان کیا ہے (کہف/۲۷).

اسکی اطاعت نا کرو جس کے قلب کو ہم نے اپنی یاد سے محروم کیا ہے اور وہ اپنی خواہشات کا پیرو کار ہے اسکا کام سراسر زیادتی کرنا ہے

خواہشات یادِ خدا سے غافل بنا کر اپنا اسیر بنا دیتی ہیں تب انسان زیادتی کرنے لگتا ہے اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے حرام کی طرف جاتا ہے اسطرح خواہشات رزق حلال کے راستے کی رکاوٹ بن جاتی ہیں آج موجودہ زمانہ جیسے ترقی کی طرف جارہا ہے انسان اتنا ہی مادیات اور خواہشات کا اسیر بنتا جارہا ہے کبھی انسان کی اپنی خواہشات کبھی اہل خانہ کی خواہشات انسان کو حرام کی طرف لے جاتی ہیں کیونکہ وہ اسطرح خواہشات کا اسیر بن چکا ہوتا ہے کہ جب تک اپنی خواہش کو پانہ لے ذھنی اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے اسطرح کبھی بیوی بچوں کی خواہشات انسان کو مجبور کر دیتی ہیں حرام کی طرف جانے کے لئے آجکل زیادہ تر لوگ خواہشات کی وجہ سے حرام میں مبتلا ہوتے ہیں ۔

راہ حل:

خدا نے انسان میں خواہشات کو رکھا ہے تو انکو کنٹرول میں رکھنے کے لئے دو چیزیں عنایت کی ہیں ان میں سے ایک کو انسان کے وجود میں رکھ دیا وہ ہے عقل۔ عقل خواہشات کو حد سے بڑھنے سے روکتی ہے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: قاتل ھواکَ بِعقلِک (نہج بلاغہ، حکمت ۴۲۴) اپنی عقل کے ذریعے اپنی خواہشات سے جنگ کرو

کیونکہ عقل خواہشات کے لئے معقول حد بندی کرتی ہے اور یہی نہیں سرکشی سے بھی روکتی ہے عقل میدانِ عمل میں ہمیشہ فعال رہتی ہے لہٰذا عقل جتنی پختہ وکامل ہوگی خواہشات پر اتنی ہی آسانی سے غلبہ حاصل کر سکتی ہے خدا نے خواہشات کو کنٹرول کرنے کے لئے نہ صرف عقل عطا کی ہے بلکہ اسکے ساتھ دین کو بھی ہمارا مددگار بنا دیا ہے خواہشات کو کنٹرول کرنے کے لئے دین توحید کی طرف دعوت دیتا ہے جب انسان توحید پرست بن جائے تو کسی اور کا غلام نہیں بن سکتا پھر وہ اپنی خواہشات کو بھی مرضیِ معبود پر قربان کر دیتا ہے اور اس آیت کا مصداق بن جاتا ہے: وَماتشاءُونَ اِلّااَن یّشاءَ اللہُ ربّ العالمین (التکویر آیت ۲۹)

عقل اور دین کے سہارے سے ہم داخلی اور خارجی سطح پر خواہشات کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور خواہشات کو کنٹرول میں رکھ کر رزق حلال کے راستے سے ایک بڑی رکاوٹ کو دور کر سکتے ہیں۔

چوتھی رکاوٹ: حرص

حرص ایک بہت بڑی روحانی بیماری ہونے کے ساتھ ساتھ رزق حلال کے راستے کی ایک بڑی رکاوٹ بھی ہے حرص یعنی کسی چیز کی طرف شدت تمائل کا ہونا یا شدت کے ساتھ کسی چیز کا طلب کرنا جب انسان مال

دنیا میں حریص ہو جائے تو اس کا مقصد فقط مال اکٹھا کرنا ہو جاتا ہے قطع نظر اسکے کہ جائز و حلال ہے یا نہیں۔

حرص انسان کو کم حوصلہ اور بخیل بنا دیتا ہے حریص انسان کبھی بھی سیر نہیں ہوتا ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں:

لو کان لابن آدم وادیان من ذھب لابتغیٰ وراء ھما ثالثا؛ اگر فرزند آدم کے پاس سونے سے بھری ہوی دو وادیاں ہو تب بھی اسے تیسری وادی کی خواہش رہتی ہے۔ (آصفی، ۱۴۲۷: ص۸۷)

حریص انسان کو اگر دنیا کے تمام خزانے دے دیے جائیں تب بھی اس کے اندر جو حرص کی پیاس ہے اس میں وہ سیراب نہیں ہوتی اسی پیاس کو بجھانے کے لیے وہ صرف حلال رزق پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ زیادہ مال اکٹھا کرنے کے لئے حرام ذرائع کو استعمال کرتا ہے۔

راہ حل:

حرص رزق حلال کے راستے کی رکاوٹ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک روحانی مرض ہے اگر ہم اسے ختم کرنا چاہتے ہیں تو اسکی جڑ دنیا طلبی ہے جب دنیا کی طلب شدت اختیار کر لے تو شدت اختیار کر لیتی ہے تو حرص بن جاتی ہے اس لیے حرص کو ختم کرنے کے لئے پہلے محبت دنیا کو ختم کرنا ہو گا۔

دوسرا انسان حرص کے نقصانات سے آگاہ ہو جائے کہ حرص کی وجہ سے انسان کی اھمیت ختم ہو جاتی ہے امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: حرص رزق میں اضافہ نہیں کرتا البتہ قدر و منزلت ضرور گرا دیتا ہے۔ (محمدی ری شہری، مصدر سابق)

حریص انسان کا آرام ختم ہو جاتا ہے اور وہ فکر میں مشغول ہو کر یاد خدا سے غافل ہو جاتا ہے گناہ اور حرام امور کی طرف چلا جاتا ہے

اس سب کے باوجود اس کی حرص کی پیاس ختم نہیں ہوتی ہے۔

تیسرا اگر ہم قناعت کے عادی بن جائیں تو ہم آسانی سے حرص کو ختم کر سکتے ہیں۔ اور رزق حلال کے راستے سے ایک رکاوٹ کو ختم کر سکتے ہیں۔

پانچویں رکاوٹ: اسراف

ارشاد خداوند ہے: کلوا وشرَبوا ولا تُسرفوا اِنّہ لا یحبُّ المُسرفین؛ کھاؤ اور پیو لیکن اسراف نہ کرو بیشک خدا اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (سورۃ اعراف آیت ۳۱) خدا نے اس آیت میں اسراف سے منع کیا

ہے اور واضح الفاظ میں یہ بھی بتا دیا ہے کہ خدا اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اسراف بہت سی برائیوں کی جڑ ہے اور بہت سی نیکیوں میں رکاوٹ بنتا ہے آج کل ہماری زندگی کے تمام پہلوؤں میں چاہے وہ مذھبی محفلیں ہوں یا شادی بیاہ کی تقریبات ہو یا فوتگی کے مراسم ہو ہر جگہ پر اسراف نظر آتا ہے جب انسان فضول خرچی کرتا ہے تو اس کی آمدنی کم ہو جاتی ہے اس لئے پھر وہ حرام کی طرف رخ کرتا ہے اس طرح اسراف رزق حلال کے راستے کی رکاوٹ بن جاتا ہے۔

راہ حل:

اسراف حصول رزق حلال میں رکاوٹ ہے اگر ہم اسے ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں قناعت کی عادت ڈالنی ہوگی کیونکہ قناعت درمیانہ راستہ ہے جسطرح اسراف مال کا ضیاع ہے اسی طرح کنجوسی مال و دولت کا جمود ہے۔ آئمہ علیہم السلام نے قناعت کو دو برئیوں کے درمیان ایک نیکی قرار دیا ہے۔ امام باقرعلیہ السلام نے امام صادق علیہ السلام سے فرمایا: یا بنی علیک بالحسنۃ بین السیئتین

بیٹا تم دو برائیوں میں سے ایک نیکی اختیار کرو (مجلسی، بی تا، ج۶۸، ص۲۱۶)

پس قناعت نیکی بھی ہے اور نا ختم ہونے والہ سرمایہ بھی ہے۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں جو اپنے اخراجات میں میانہ روی اختیار کرے گا میں ذمہ لیتا ہوں وہ کبھی مفلس نہیں ہوگا۔

چھٹی رکاوٹ: عجلت پسندی

آج دنیا تیزی سے ترقی کی طرف جارہی ہے اور ہر انسان اس دوڑ کا حصہ بنا ہوا ہے اور یہی عجلت انسانوں کی طبعیتوں کا حصہ بنتی جارہی ہے اور طبیعتِ انسان سے آہستہ آہستہ صبر ختم ہوتا جارہا ہے اور یہ چیز رزق حلال کے راستے میں رکاوٹ بنتی جارہی ہے

جب انسان کو مال و دولت کی ضرورت ہوتی ہے تو حلال طریقے سے مال و دولت حاصل کرنے کا راستہ اسے بہت لمبہ محسوس ہوتا ہے اس لئے انسان عجلت سے کام لیتے ہوئے ایسے ذرائع تلاش کرتا ہے جنکے ذریعے وہ جلدی سے مال و دولت حاصل کرے اور یہی جلد بازی رزق حلال کے راستے کی رکاوٹ بن جاتی ہے

راہ حل:

جلد بازی انسان کو حلاکت میں ڈال دیتی ہے اس کہ مقابلہ میں اگر صبر اور تحمل سے کام لیا جائے تو اگرچہ وقت کچھ ذیادہ لگ جائے لیکن انسان آخر میں سرفراز ہو کر رہتا ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ اِنّ اللہ مع الصّابِرین؛

بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (سورۃ بقرہ آیت ۱۵۳) اگر انسان صبر کے فوائد اور عجلت کے نقصانات سے آگاہ ہو جائے تو آسانی سے عجلت پسندی کو ختم کر کے رزق حلال کے راستے سے اس رکاوٹ کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

ساتویں رکاوٹ: فقدان توکل

توکل کا فقدان بھی رزق حلال کے راستے کی رکاوٹ ہے کیونکہ جب بندے کو خدا پر توکل نہیں ہوتا اس وقت جیسے ہی انسان کا سامنہ مشکلات اور مصائب سے ہوتا ہے تو اس وقت وہ خود کو اس مصیبت میں تنہا محسوس کرنے لگتا ہے۔ اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ جو مشکل پیش آئی ہے اسے مینے خود حل کرنا ہے۔ اور خدا کے بجائے وہ اپنی ذات پر بھروسہ کرتا ہے اور اس خسارے سے نکلنے کی کوشش شروع کرتا ہے اور اگر حلال راستے سے اسکی مشکل حل نہیں ہوتی تو اس وقت وہ حرام کی طرف رخ کرتا ہے اس طرح توکل بر خدا نا ہونے کی وجہ سے انسان جہاں اور کئی برائیوں میں گرفتار ہوتا ہے وہی پر خدا سے ناامیدی اسے حرام کی طرف لے جاتی ہے کیونکہ رزق کے معاملے میں خدا پر نہیں بلکہ اپنی ذات پر بھروسہ کرتا ہے ۔

راہ حل:

فقدان توکل کا علاج خود توکل ہے۔ توکل کا مطلب اپنے کاموں کو خدا کے حوالے کرنا ہے لہٰذا جب کوئی خدا پر توکل کرتا ہے تو وہ مطمئن اور پر سکون ہوتا ہے خود کو تنہا محسوس نہیں کرتا ہے اور ناامید ہونے کے بجائے اپنے مقصد کی طرف بڑھتا رہتا ہے توکل کا پہلا نتیجہ ہی یہی ہے کہ توکل کرنے والے کے اندر زبردست اعتماد پیدا ہو جاتا ہے اور بڑی سے بڑی مصیبت کے مقابلے میں بھی وہ راہ حق پر ثابت قدم رہتا ہے اور توکل توحید افعالی پر اپنا ایمان محکم کرنے کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے ۔

آٹھویں رکاوٹ: حسد

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: راسُ الرذائل الحسد؛ تمام رذالتوں کا سرچشمہ حسد ہے۔ (محمدی ری شہری، مصدر سابق)

حسد جہاں پر ایک اخلاقی بیماری ہے اور گناہ کبیرہ ہے وہیں پر آج کل رزق حلال کے راستے کی رکاوٹ اور حرام کی طرف جانے کا سبب ہے۔ جب انسان دوسروں کے پاس خدا کی عطا کردہ نعمات کو دیکھے اور حسد میں مبتلہ ہو جائے تو سب سے پہلی کوشش یہ کرتا ہے کہ ان بندوں کی ان نعمات کو زائل کر دے اور وہ دوسرے

لوگوں کے وسائل میں رکاوٹیں ایجاد کرنا شروع کر دیتا ہے اور لوگوں کے رزق حلال کے حصول کو مشکل بنا دیتا ہے۔ اگر یہ نہیں کر پاتا تو اس وقت خود ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ جس سے حسد کرتا ہے اسے نیچے دکھا سکے۔ اور چاہے آگے بڑھنے کے لئے اسے حرام امور کا سہارا لینا پڑھ جائے ہمارے معاشرے میں اسکی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً ایک دکاندار اگر دوسرے دکاندار سے حسد کی وجہ سے غیر معیاری چیزیں بیچنا شروع کر دیتا ہے، کمپنیوں کا اسی حسد کی وجہ سے آپس میں مقابلہ ہو رہا ہوتا ہے ہر کوئی ایک دوسرے کو نیچے دکھانے کے لئے کسی طرح کے ناجائز کاموں سے بھی دریغ نہیں کرتے ہیں ۔

راہ حل:

حسد کو ختم کرنے کے دو طریقے ہیں پہلا طریقہ علمی ہے۔

علمی طریقے میں حاسد کو دو باتوں پر توجہ دینی چاہیے ایک تو حسد کے تباہ کن اثرات پر کہ حسد انسان کے ایمان اور اعمال نیک کو جلا کہ رکھ دیتا ہے حاسد خود کو ہمیشہ تنہا محسوس کرتا ہے اور حسد دنیاوی واخروی بد بختی کا سبب بن جاتا ہے۔ اگر انسان ان نتائج کے بارے میں غور و فکر کرے تو حسد سے بچ سکتا ہے۔ دوسرا کے عوامل کے بارے میں غور و فکر کرے اور انکو ختم کرے حسد کے کچھ عوامل یہ ہیں تکبر، حب ریاست، احساس کمتری، اپنے مقصد تک نہ پہنچنے کا خوف، عقیدے کی کمزوری وغیرہ

دوسرا طریقہ عملی ہے اس طریقے میں حاسد کو کوشش کرنی ہوگی کہ وہ ہر اس کام سے دوری اختیار کرے جس سے محسود کو نقصان پہنچے بلکہ نقصان پہچانے کے بجائے اس کی مدد کرے اسطرح آھستہ آھستہ اس کے اندر سے حسد ختم ہو جائے گا اور حسد کو ختم کر کے ہم رزق حلال کے راستے سے اس رکاوٹ کو ختم کر سکتے ہیں۔

نویں رکاوٹ: عاقبت سے غفلت

اسلامی عقائد میں سے ایک عقیدہ روز جزا پر حساب و کتاب پر ایمان رکھنا ہے لیکن جب انسان اپنی عاقبت سے غافل ہو جاتا ہے تو یہ چیز بہت سی برائیوں کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ اور موجودہ دور میں رزق حلال کے راستے کی رکاوٹوں میں سے ایک رکاوٹ بھی یہی غفلت ہے۔ جب انسان یاد آخرت کو فاموش کر دیتا ہے اس وقت وہ بے خوف ہو جاتا ہے اور اس دنیا کو اپنا مستقل ٹھکانہ سمجھنے لگتا ہے اور ذیادہ سے ذیادہ مال اکھٹا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یہی غفلت رزق حلال کے راستے کی رکاوٹ بن جاتی ہے۔

راہ حل:

عاقبت سے غفلت رزق حلال کے راستے کی رکاوٹ ہے اگر ہم اس رکاوٹ کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں عاقبت پر اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہوگا اور بندے کو یقین ہوگا کے قیامت میں اس سے حساب و کتاب لیا جائے گا۔

سورہ صافات کی آیت (وقفوھم اِنّھم مسئولون) کی تفسیر میں ہے کے قیامت کے دن جب تک لوگوں سے چار چیزوں کے متعلق سوال نہ کیا جائے اس وقت تک کوئی قدم آگے نہیں جائے گا ان میں سے ایک سوال رزق کے متعلق کیا جائے گا پس اگر انسان کا آخرت پر عقیدہ پختہ ہو تو وہ کبھی بھی حرام کی طرف نہیں جائے گا ۔

نتیجہ

اکثر اوقات جب یہ سوال کیا جاتا ہے کے رزق حلال کے راستے میں کون سی رکاوٹیں ہیں تو جواب یہی ملتا ہے معاشرے کا سسٹم خراب ہے۔ یا کہا جاتا ہے وجہ کرپشن ہے۔ اپنی جگہ پر یہ بھی رکاوٹیں ہیں لیکن ان کی جڑیں بھی وہی ساری چیزیں ہیں جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اگر ہم ان رکاوٹوں کو ختم کریں تو رزق حلال کے راستے سے بہت سی رکاوٹیں دور کی جاسکتی ہیں اس کے علاوہ بھی بہت سی رکاوٹیں ہیں وقت کی تنگی کی وجہ سے جن کا ذکر نہیں کر پائے اور ابھی مزید ضرورت ہے کے اس موضوع پر لکھا جائے۔

فہرست منابع

منابع:

۱. قرآن مجید
۲. شریف رضی، محمد بن حسین، نہج البلاغہ (للصبیحی صالح)
۳. ترمذی، محمد بن عیسی، (مترجم: بدیع الزمان)، سنن ترمذی، (لاہور: اسلامی کتب خانہ، بی تا،)
۴. واسطی، علی بن محمد لیثی، عیون الحکم والمواعظ، (قم: دار الحدیث، چ: ا، ۱۳۷۶ش)،
۵. عیاشی، محمد بن مسعود، تفسیر العیّاشی، (تہران: المطبعۃ العلمیۃ، چ: ا، ۱۳۸۰ق،)
۶. مغربی، نعمان بن محمد، شرح الأخبار فی فضائل الائمۃ الأطہار علیہم السلام، (قم: جامعہ مدرسین، چ: ا، ۱۴۰۹ ق).
۷. ۔شعیری، محمد بن محمد، جامع الأخبار، (نجف: مطبعۃ حیدریۃ، چ: ا، بی تا)
۸. مجلسی، محمد باقر، بحار الأنوار، (بیروت: دار إحیاء التراث العربی، چ: ۲، ۱۴۰۳ق،)۔
۹. ۔ترمذی، محمد بن عیسی، (مترجم: بدیع الزمان)، سنن ترمذی، (لاہور: اسلامی کتب خانہ، بی تا)،
۱۰. ۔الدین، فیروز، فیروز اللغات (اردو)، (: فیروز سنز لمیٹڈ، چ: ۵، ۲۰۱۲)،
۱۱. ۔بلیاوی، عبد الحفیظ ابو الفضل، مصباح اللغات، (لاہور: مکتبہ خلیل، ۱۳۶۹ھ،)
۱۲. ابن سرور، محمد اویس، (مترجم: عبد النصیر علوی)، المعجم الوسیط، (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، بی تا)،
۱۳. الجوھری، امام اسماعیل بن حماد، معجم الصحاح، (بیروت: دار المعرفہ، چ: ا، ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۵ م)، س
۱۴. کیرانوی، وحید الزمان قاسمی، القاموس الوحید، (لاہور: اسلامیات چ: ا، ربیع اول ۱۴۲۲ھ جون ۲۰۰۱)،
۱۵. بن زکریا، لابی الحسن احمد بن فارس، معجم المقاییس فی اللغۃ، (بیروت: دار الفکر، بی تا،)
۱۶. حجازی، مصطفیٰ، المعجم الوجیز، (قم: دار الثقافہ، ، ۱۴۱۱ھ ۱۹۹۰م)،
۱۷. ۔شیرازی، سید محمد حسینی، تقریب القرآن فی الاذھان، (بیروت: دار العلوم، چ: ا، ۱۴۲۴ق)،
۱۸. ۔قریشی، سید علی اکبر، تفسیر احسن الحدیث، (تھران: بنیاد بعثت، چ: ۳، ۱۳۷۷ش)،
۱۹. ۔ابو السعود، محمد بن محمد، ارشاد العقل السلیم الی مزایا القرآن الکریم، (بیروت: داراحیا التراث العرابی، چ: ا، بی تا)،

۲۰. ۔بروجردی، سید محمد ابراہیم، تفسیر جامع، (تھران: انتشارات صدر، چ: ۶، ۱۳۶۶ش)،

۲۱. ۔بلغی، مقاتل بن سیلمان، تفسیر مقاتل بن سیلمان، (بیرات: داراحیاالتراث چ: ا، ۱۴۲۳ق،)،

۲۲. ۔آملی، جوادی، مفاتیح الحیاہ، (قم: مرکز نشراسرار، چ: ۲، بھار ۱۳۹۴ھ۔ش)،

۲۳. ۔ کلینی، محمد بن یعقوب، (مترجم: سید مھدی آیت اللھی)، الکافی، (تھران: جھان آرا، چ: ۲، ۱۳۸۵)،

۲۴. ۔ قرائتی، محسن، (مترجم: سید مجیب الحسن نقوی)، تفسیر نور، (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، 2015) ۲۵. ۔ مودودی، سید ابوالاعلی، تفہیم القرآن، (لاہور: ترجمان القرآن، چ: ۹، ستمبر ۲۰۱۳)،
۔

۲۶. ۔ سبحانی، جعفر، (مترجم: مولانا سید صفدر حسین نجفی)، تفسیر موضوع قرآن کا دائمی منشور، (لاہور: مصباح القرآن

۲۷. ۔ شیرازی، ناصر مکارم، (مترجم: سید صفدر حسین نجفی)، تفسیر نمونہ، (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، دسمبر ۲۰۱۳)،

۲۸. ۔ فخر رازی، محمد بن عمر، تفسیر کبیر (مفاتیح الغیب)، (بیروت: داراحیاالتراث، چ: ۳، ۱۴۶۰ق)،

۲۹. ۔ فضل اللہ، سید محمد حسین، تفسیر من وحی القرآن، (بیروت: دارالملاک للطباعہ وانشر، چ: ، ۱۴۱۹ق)،

۳۰. ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر قرآن العظیم، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، چ: ۲۱، ۱۴۱۹ق)،

۳۱. میبدی، احمد بن محمد، کشف اسرار وعدہ ابرار، (تھران: انتشارات امیر کبیر، چ: ۵، ۱۳۷۵ش)،

۳۲. ۔ بہشتی، سکندر علی، نور معرفت (مجلّہ شمارہ ۳۷)، (اسلام آباد: نور الہدی مرکز تحقیقات، چ: ۳، شوال تا ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ)،

۳۳. الحویزی، عبد علی، (مترجم: محمد حسن جعفری)، تفسیر نور الثقلین، (لاہور: منہاج الصالحین، ف چ: ۳، روری ۲۰۱۲)،۔

۳۴. ۔ لکھنوی، سید علی نقی النقوی، تفسیر فصل الخطاب، (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، ۲۰۱۱) ۔

۳۵. https: //www.jasarat.com۔

۳۶. ۔ نجفی، محسن علی، تفسیر کوثر، (لاہور: مصباح القرآن ٹرسٹ، چ: ۳، ذی القعدہ ۱۴۳۴ھ)،
۳۷. خامنہ ای، سید علی، سامراج اور اسلامی وحدت، (لاہور: معراج کمپنی، بی تا)،
۳۹. . ۔العیاشی، ابی النصر محمد بن مسعود ابن عیاش السلمی السمرقندی المعروف، تفسیر العیاشی، (بیروت: موسسہ الاعلمی
۴۰. ؛حسکانی، عبد اللہ بن احمد روحانی، شواھد التنزیل، (قم: دار الھدی، چ۱، بی تا)،
۴۲. شیرازی، ناصر مکارم، الامثل فی تفسیر کتاب اللہ المنزل، (قم: مدرسہ امام علی بن ابی طالب، چ: ۱، ۱۴۲۱ق)،
۴۳. بحرانی، ہاشم بن سلیمان، البرھان فی تفسیر قرآن، (تھران: بنیاد بعثت، چ: ۱، ۱۴۱۶ق) ,
۴۴. قمی، مشھدی محمد بن محمد رضا، تفسیر کنز لد قائق و بحر الغرائب، (تھران: سازمان چاپ و انتشارات وزرات ارشاد اسلامی، چ: ۱
۴۵. شرف الدین، جعفر، موسوعہ القرآنیہ خصائص اسود، (بیروت: دار التقریب بین المذاہب الاسلامیہ، چ: ۱، ۱۴۲۰ق)
۴۷. دراز، محمد عبد اللہ، دستور الاخلاق فی قرآن، (قم: دار الکتاب الاسلامی، چ: ۱، ۱۴۲۳ق)،
۴۹. نجفی، محمد بن حبیب اللہ سبزواری، ارشاد الاذھان الی تفسیر قرآن، (بیروت: دار التعارف لمطبوعات، چ: ۱، ۱۴۱۹ق)،
۵۱. ۔ حسینی، استر آبادی سید شرف الدین علی، تاویل الآیات الظاہرہ فی فضائل العترہ الطاھرہ، (قم: دفتر انتشارات اسلامی جامعی مدرسین
۵۲. ۔ابن عاشور، محمد بن طاھرہ، التحریر والتنویر، (بیروت: موسہ تاریخ، چ: ۱، بی تا)،
۵۳. ۔ حسینی، سید کریمی سید عباس، تفسیر علیین، (قم: انتشارات اسوہ، چ: ۱، ۱۳۷۲ش)
۵۴. عبدالرحمٰن بن ناصر آل سعدی، تبیسر الکریم الرحمٰن، (بیروت: مکتبہ النھضہ العربیہ، چ: ۲، ۱۴۰۸ق)،
۵۵. ملا فتح اللہ کاشانی، خلاصہ منہج، (تھران: انتشارات اسلامیہ، ۱۳۷۳ق)، ج ۲، ص ۱۱۱؛ سید محمد حسینی شیرازی، (بیروت: دار العلوم

۵۶. ؛ محمد بن مرتضی کاشانی، تفسیر المعین، (قم: کتابخانہ آیہ اللہ مرعشی نجفی، چ: ۱، ۱۴۱۰ق)،